غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۲ — مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۴ء یوم شنبہ مطابق ۲۸ محرم ۱۳۴۳ھ — جلد ۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی معہ خدام بخیریت لنڈن پہنچ گئے،

حضور کی صحت اچھی ہے

تار برقی پیغام بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب

گذشتہ اخبار مطبع میں چھپ رہا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لنڈن پہنچنے کا تار پہنچا۔ اسی وقت مختصر سی اطلاع پتھر پر لکھوا دی گئی۔ لیکن اب ذیل میں وہ تار درج کیا جاتا ہے:۔

لنڈن سے ۲۳ اگست ۹ بجکر ۴۵ منٹ شام یہ تار چلا۔ اور ۲۶ اگست ۷ بجکر ۴ منٹ صبح بٹالہ پہنچا۔ اور دوپہر کے وقت قادیان آیا۔

"۲۲ اگست کو بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اچھی ہے۔ سیال (چودھری فتح محمد صاحب) عرفانی (شیخ یعقوب علی صاحب) بھی آ گئے"

نیر بخش

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں الحمد للہ خیریت ہے۔

(۲) حضرت خلیفہ اول رضہ کے اہل و عیال خیریت سے ہیں (۳) حضرت امیر مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ بخیریت ہیں۔ اور خدمات دین میں مصروف (۴) جناب میر محمد اسحٰق صاحب کی لڑکی حمیدہ ۲۸ اگست فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (۵) حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمرکاب جانیوالے احباب کے اہل و عیال میں خیریت ہے۔ چودھری فتح محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ علیل تھیں مگر اب کچھ افاقہ ہے (۶) جناب مفتی محمد صادق صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں پھائی یا رسولی خیال کی گئی ہے۔ جسے ڈاکٹر صاحبان نے چیر کر نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت بخشے (۷) جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ہیں وہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے جو طلباء تا حال واپس نہیں آئے وہ جلد پہنچ جائیں (۸) دفاتر صدر انجمن اور نظارت سالانہ بجٹ بنانے میں مصروف ہیں (۹) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے بخیریت لنڈن پہنچنے کی خوشی میں احمدی دوکانداروں نے ۲۵ اگست کو ایک دعوت دی جس میں دو سو کے قریب اصحاب شریک ہوئے۔ مساکین اور بیواؤں کو بھی کھانا بھیجا گیا۔ عبد المجید خان صاحب پان فروش نے اپنی طرف سے پان کھلائے۔ اسی خوشی میں ۲۷ اگست کو

نظم

اظہار دردِ دل

(ملکانہ زبان میں)

(از ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم - امیر تبلیغ علاقہ فرخ آباد)

کٹو پریت کا پیاسا ردوت ہے - رو رو کے پرانن کھووت ہے
اک ٹھلیا سے کا ہووت ہے - بھر بھر کے جام پلا دینا

ہو پریم بھرا ایسا وہ نشہ جو راکھے مست الست سدا
دن رین برابر رہے چڑھا یہ حسرت ہے سو مٹا دینا

کٹو ایسو جام پلا ساقی نہ کھوٹ رہے ذرہ باقی
ہو جاوے نوری یہ خاکی - قدرت کے کھیل دکھا دینا

تو جاوت انگلستانن میں ہم تڑپت ہندوستانن میں
اے پیتم آیو آنن میں کچھو درد کی آکے دوا دینا

من یاد کرت توری پل پل جیا فرقت میں ایسو بیکل
جوں مچھلی تڑپت ہے بن جل - اک جلدی سے چھینٹا دینا

گو رنج جدائی میں ہے بڑا پر یہی ہے اس مالک کی رضا
اے مولا اپنے فضلوں کا اس سفر میں مینہہ برسا دینا

اب وعدے پورے ہوں تیرے یہ جا کر عالم کو پھیرے
اس چاند سے ہوں دور اندھیرے سورج پچھم سے چڑھا دینا

مٹ جائے کفر کا نام وہاں - اور پھیلے نور اسلام وہاں
ہو چرچا اس کا عام وہاں یہ سندر سمے دکھا دینا

اے آقا اب ہوتے ہیں جدا دل بھر بھر لیکن ہے آتا
تو حافظ ناصر رہے خدا پھر لوٹ کے چہرہ دکھا دینا

یہ حالت تورے اسلم کی ہے - سر پہ گٹھڑیا پاپن کی
اس بوجھ سے ٹوٹ رہا گئی آفت سے جان چھڑا دینا

یہ نظم متھرا اور آگرہ کے درمیان چلتی ریل گاڑی میں حضرت خلیفۃ المسیح کو سنائی گئی تھی +

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر دمشق و بیت المقدس

جناب بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے حضور کے سفر دمشق اور بیت المقدس کے نہایت دلچسپ اور مفصل حالات لکھ کر بھیجے ہیں - جو انشاء اللہ عنقریب مسلسل شائع کئے جائینگے - احباب کو بھائی صاحب مکرم کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے - اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ رکھے - اور آئندہ بھی مفصل حالات بھیجنے کی توفیق بخشے ٭

پیغامیوں کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر کے نہایت مفصل حالات پہنچنے شروع ہو گئے ہیں - جنھیں معلوم کرنے کے لئے ساری جماعت بہت ہی مشتاق ہے - اس لئے آئندہ کے لئے غیر مبایعین کے متعلق احمدیہ جماعتوں کے نفرت و ملامت کے ریزولیوشنز کا خلاصہ درج کرنا بھی ناممکن ہو گیا ہے - اور اب ان جماعتوں کے صرف نام درج کر کے اس سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے - جن کے ریزولیوشنز شائع نہیں کئے جا سکے -

(۱) جماعت احمدیہ سنور (۲) جماعت احمدیہ بٹالہ (۳) جماعت احمدیہ کراچی (۴) جماعت احمدیہ سرگودہ (۵) جماعت احمدیہ کلکتہ (۶) جماعت احمدیہ دہلی (۷) جماعتہائے گٹھالیاں چندر کے منگولہ - داتا زید کا - خانا نوالی (۸) جماعت احمدیہ بھاگل پور (۹) جماعت احمدیہ میرٹھ (۱۰) جماعت احمدیہ کریام (۱۱) جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان (۱۲) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ (۱۳) جماعت احمدیہ گوکھووال (۱۴) جماعت احمدیہ سمبڑیال (۱۵) جماعت احمدیہ خوشاب (۱۶) جماعت احمدیہ چنیوٹ (۱۷) جماعت احمدیہ منٹگمری (۱۸) جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۱۹) جماعت احمدیہ میلسی (۲۰) جماعت احمدیہ گوجرات (۲۱) جماعت احمدیہ کپورتھلہ (۲۲) جماعت احمدیہ برنالہ (۲۳) جماعتہائے کشمیر - یاڑی پورہ - کنج پورہ - کیرہ - شورت نیچ بیارہ - برازلو - لونہ سے - کاٹھ پورہ - ہوم شلی بوگ - سپر - پولسو - اندورہ - فونٹر مانی گام - سنگ پورہ (۲۴) جماعت احمدیہ بمبئی (۲۵) جماعت احمدیہ سہارن پور (۲۶) جماعت احمدیہ موگا (۲۷) جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی (۲۸) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد (۲۹) جماعت احمدیہ پشاور (۳۰) جماعت احمدیہ رودہڑی (۳۱) جماعت احمدیہ ہوشیارپور (۳۲) جماعت احمدیہ حصار (۳۳) جماعت احمدیہ گوجرہ (۳۴) جماعت احمدیہ غوث پور ریاست بہاولپور ٭

یہ اسی ترتیب سے نام درج ہیں - جس ترتیب سے ہمارے پاس ریزولیوشنز پہنچتے رہے ہیں - جن جماعتوں کے ریزولیوشنز پہلے شائع ہو چکے ہیں - ان کی اور ان جماعتوں کی جن کے اوپر نام درج کئے گئے ہیں - متفقہ اور پُر زور آواز سے جو ہندوستان کے مختلف کونوں سے بلند ہوئی - غیر مبایعین معہ اپنے امیر کے معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے جماعت احمدیہ میں فتنہ پیدا کرنے کے لئے جو کوشش کی تھی - وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کس طرح ناکام ہوئی اور ان کے ہاتھ سوائے ذلت اور ناکامی کے کچھ نہیں آیا - علاوہ ازیں اس سے وہ اس اخلاص اور فداکاری کا بھی اندازہ لگا سکتے ہیں - جو جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے ہے +

اخبار احمدیہ

انسپکٹر تربیت کا دورہ مرزا برکت علی صاحب انسپکٹر تربیت کا دورہ بجائے ہوشیارپور کے ضلع منٹگمری - ملتان - سرگودہا - ڈیرہ غازیخان کے علاقوں میں قرار پایا ہے - احباب اضلاع مذکور کو ان کے کام میں مدد کرنی چاہیئے - ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اعلان نکاح عزیزہ محمودہ سلمہا بنت مولوی امیر الدین صاحب برادر حقیقی مولوی علی احمد صاحب ایم اے بھاگلپوری کا نکاح مولوی محمود عالم صاحب مہاجر کلرک دفتر بیت المال سے بعوض مبلغ دو صد روپیہ پر بتاریخ ۸ جون پڑھا گیا - محمد عامل - قادیان

درخواست دعا اس عاجز کی بیوی ایک لمبے عرصے سے علیل ہے - مرض جو اطباء کی تشخیص میں نہیں آیا

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دار الامان - ۳۰ر اگست ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ اور جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین

(نمبر ۲)

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے متعلق جو مخالفت کا طوفان برپا کیا ہے وہ محض اس لئے ہے۔ کہ کیوں احمدیت کا ذکر ولایت میں کیا جائے اور کیوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے روحانی زندگی پانے کی دعوت ان ممالک کے لوگوں کو دی جائے مخالفت کی اس وجہ کو انہوں نے غیر احمدی اخبارات میں شائع کر کے مخالفین احمدیت سے تائید حاصل کرنی چاہی ہے۔ اور خیال کیا ہے کہ وہ لوگ اس بارے میں انکی پیٹھ ٹھونکنا شروع کر دینگے۔ لیکن کیا اس بنا پر کہ بقول ان کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام کی جو تصویر یورپ میں پیش کرینگے۔ اس کی وجہ سے ایک مدت دراز تک مشنری کا کام ان ممالک میں بے سود ہو جائیگا۔ انکا اب مخالفت کرنا مُشتے کہ بعد از جنگ یاد آید کا مصداق نہیں ہے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے فضل کے ساتھ لنڈن تشریف لے جا چکے ہیں شاید غیر مبایعین یہ سمجھتے ہونگے۔ کہ "پیغام صلح" میں شور و شر کرنے یا دوسرے اردو اخبارات میں یہ اعلان کر دینے سے کہ "ہم میاں صاحب کے سفر یورپ کو ہرگز بنظر استحسان نہیں دیکھتے"۔ لنڈن کی کانفرنس مذاہب کے منتظم جماعت احمدیہ کے مضمون کو روک دینگے۔ یا اس موقعہ پر جمع ہونیوالے تمام لوگ اس وقت جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا مضمون پڑھا جائیگا اپنے کانوں میں روئی ڈال لیں گے۔ تا کوئی لفظ ان کے کان میں نہ پڑ جائے۔ اور اپنی آنکھیں بند کر لینگے۔ تا اسلام کی وہ تصویر نہ دیکھ سکیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ پیش کرینگے اگر یہ خیال نہیں۔ تو کیوں نہ کہا جائے۔ کہ غیر مبایعین کینہ و حسد میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ اور احمدیت کی اشاعت سے انہیں اسقدر عداوت پیدا ہو چکی ہے کہ باوجود یہ سمجھنے اور جاننے کے کہ ان کی مخالفت اور بیہودہ سرائی ان مقاصد اور اغراض میں کسی قسم کی روک نہیں ڈال سکتی۔ جنھیں مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ پھر بھی گلا پھاڑ پھاڑ کر اور چلا چلا کر شور مچا رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے کینہ و حسد۔ بغض و عداوت کو ظاہر کر رہے ہیں۔

اسراف کا الزام

اہل پیغام نے ایک تو اس بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر یورپ کی مخالفت کرنے کا اعلان کیا۔ جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اور دوسری وجہ جماعت احمدیہ کی ہمدردی اور خیر خواہی قرار دیتے ہوئے یہ بتائی ہے۔ کہ چونکہ غریب قوم کا روپیہ بے جا طور پر صرف کیا جا رہا۔ اور اس میں اسراف ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اسکے خلاف آواز اٹھانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی اپنے مضمون میں جہاں اس سفر کو مفید قرار دیا ہے۔ وہاں اس کے خلاف صرف یہی اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"میاں صاحب کا سیر و سیاحت کرنا مذموم فعل نہیں اور اگر وہ صرف اشاعت اسلام کے لئے ہی ہے۔ اور کوئی غرض درمیان میں نہیں۔ جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اور ہم حسن ظن سے کام لینے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ اچھا کام ہے۔ لیکن اس سفر میں جو اسراف کا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بہت بُرا ہے۔"

یہ لکھنے کے بعد انہوں نے سارا زور اسی بات پر صرف فرمایا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر کے ضروری اور اہم اخراجات کو مسرفانہ اخراجات ثابت کریں چنانچہ جماعت احمدیہ سے اپنی ہمدردی کا اس طرح اظہار کیا ہے:-

"کیا یہ امر میاں صاحب کی قوم کے لئے موجب مسرت ہو سکتا ہے۔ کہ میاں صاحب نے اپنی ذات کا خرچ قوم پر نہیں ڈالا۔ جب تیس چالیس ہزار کی رقم اس عسرت کے زمانہ میں جب اشاعت کے لئے ایک ایک پیسہ ایک خزانہ ہے محض ایک خیال کے ماتحت برباد کر دی گئی۔ کہ اس جاہ و جلال کو دکھانے سے لوگوں پر اثر پڑیگا۔"

اگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کی مخالفت کرنے اور اس کے خلاف آواز اٹھانے کی وہ وجہ پیغامی حضرات نہ ظاہر کر چکے ہوتے۔ جو اصل وجہ ہے۔ اور جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے۔ تو ممکن تھا کوئی ناواقف جناب مولوی محمد علی صاحب کی مالی پہلو کے متعلق وسوسہ اندازی کا شکار ہو جاتا۔ کیونکہ یہ بہت خطرناک مفسدہ پردازی ہے۔ اور فتنہ انگیز لوگ ہمیشہ اسی بارے میں اپنی فتنہ انگیزی کو نشوونما دیتے رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ غیر مبایعین نے صاف طور پر کہدیا ہے۔ کہ وہ امام جماعت احمدیہ کے سفر یورپ کے خلاف اس لئے آواز اُٹھا رہے ہیں۔ کہ آپ احمدیت کو ولایت میں پیش کرینگے۔ تو ان لوگوں کی بدنیتی صاف ظاہر ہو گئی ہے اور وہ "قوم" جو اپنا سب کچھ احمدیت کی اشاعت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور اسے اپنے لئے سعادت دارین سمجھتی ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کی ہمدردی اور خیر خواہی کے پردہ میں فتنہ انگیزی کی حقیقت سے خوب اچھی واقف ہو گئی ہے۔ اس لئے اس بارے میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ صرف اِتنا گذارش کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کیا جناب مولوی صاحب آج جس "قوم" سے اس قدر ہمدردی جتا رہے ہیں۔ کہ اس کے ایک ایک پیسہ کا انہیں فکر ہے۔ اسی قوم کا ہزارہا روپیہ جو بغیر ڈکار ہضم کر چکے ہیں۔ اس کے متعلق بھی کبھی انہیں خیال آیا ہے۔ وہ کئی سال اسی "قوم" کے روپیہ سے ایک معقول تنخواہ لے کر قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کرتے رہے۔ اور اس کے لئے ہزاروں روپیہ کی کتابیں منگائیں لیکن آخرکار ترجمہ اور کتابوں کو لیکر ایک بہانہ سے فرار ہو گئے اور باوجود مطالبہ کے انہوں نے نہ ترجمہ واپس کیا۔ نہ کتابیں اور اب اسی ترجمہ کو فروخت کر کے روپیہ کما رہے ہیں۔ یہ بھی غریب قوم کا روپیہ تھا۔ جس سے وہ اب اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔ کیا وہ اس ہمدردی کو حقیقی ثابت کرنے کے لئے اس روپیہ کو واپس کرنے کی کوشش کرینگے۔ جو ان کی طرف نکلتا ہے اگر نہیں۔ تو ان کی زبانی ہمدردی بجوئے نیرزد کی مصداق ہے۔ جس کے پردہ میں وہ فتنہ پردازی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور فوٹو

چونکہ "الفضل" کے گذشتہ مضامین میں اس امر کو نہایت وضاحت کے ساتھ ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ جتنے آدمی لے گئے ہیں۔ ان کا جانا نہایت ضروری اور اغراض سلسلہ کے لئے لازمی تھا اور جس قدر بھی اس سفر میں خرچ کیا گیا۔ یا کیا جائے گا۔ اسے اسراف کہنا حد درجہ کی نادانی اور جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں مگر جناب مولوی صاحب نے مختلف مقامات کے اجتماع کے فوٹو لینے کو جو اسراف قرار دیا ہے۔ اس کی نسبت یہ التماس

ہے۔ کہ اگر ان کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح کے بعض سٹوڈیو ل پر فوٹو لینا اسراف ہے (اگرچہ اس کی ضرورت اور اہمیت نہایت عمدگی کے ساتھ ثابت کی جا چکی ہے) تو کیا انہوں نے کبھی اپنے مشن کا وہ رسالہ بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔ جو مولوی صدر الدین صاحب نے جرمنی سے جاری کیا ہے۔ اور جس کی خریداری کے لئے پرزور اپیلیں شائع کر چکے۔ اور اسے اشاعت اسلام کے لئے نہایت مفید اور بابرکت کہہ چکے ہیں۔ اگر انہوں نے اس رسالہ کو دیکھا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ دیکھا ہو۔ تو فرمائیں۔ دوسرے نمبر کے ابتدائی دو ورقوں پر جو فوٹو شائع کئے ہوئے ہیں۔ ان کا شائع کرنا تو کسی قسم کا اسراف نہیں۔ اور ان کی اشاعت تو اشاعت اسلام کے لئے ضروری ہے؟

مگر یہ دریافت کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جب ایک طرف ان کی اس طبع آزمائی کو دیکھا جائے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فوٹو کے متعلق کی ہے۔ اور دوسری طرف ان اپیلوں پر نظر کی جائے۔ جو جرمنی کے اس رسالہ کے متعلق شائع ہوتی رہی ہیں۔ اور جن میں اسے اشاعت اسلام کا ذریعہ قرار دیکر نہ صرف دوسروں کو خریداری کی تحریک کرتے رہے ہیں۔ بلکہ اپنی گرہ سے بھی اس کی امداد کر چکے ہیں۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ رسالہ آپ کی عین منشاء اور مرضی کے ماتحت نکل رہا ہے۔ اور جو کچھ اس میں دلچسپی اور لوگوں کو متوجہ کرنے کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس سے آپ پورے طور پر متفق ہیں ؞

مجھے اس شرمناک طریق کشش کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور اب بھی میں مجبوراً محض اس لئے ذکر کر رہا ہوں۔ کہ تا ناظرین کرام کو بتا سکوں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے فوٹو پر نہایت بلند آہنگی سے اعتراض کیا۔ اور اسے اسراف کہا ہے۔ ان کے مشن کی طرف سے کس قسم کے فوٹو شائع ہو رہے اور جناب مولوی صاحب ان کی اشاعت کو کیونکر جائز اور اشاعت اسلام کے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں ؞

اس رسالہ میں دو ایسی نوجوان عورتوں کے فوٹو شائع کئے گئے ہیں۔ جن کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ وہ مولوی صدر الدین صاحب کے ذریعہ داخل اسلام ہو چکی ہیں۔ نوجوان نو مسلم عورتوں کے فوٹو اور پھر ایسے رنگ ڈھنگ اور ایسے ناز و نخرے کے فوٹو ممکن ہے اس لئے جائز اور ضروری ہوں۔ کہ ان کا شائع کرنا اسراف نہیں۔ بلکہ آمدنی کا ایک ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس طرح ایک طرف تو رسالہ کی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ اور دوسری طرف ایسے فوٹوؤں کی تجارت کا جو سلسلہ پیغام بلڈنگس میں شروع کیا گیا ہے۔ اس سے فائدہ حاصل ہوگا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب نے نہ صرف ان فوٹوؤں کی اشاعت کو روکا نہیں۔ بلکہ پیغام میں ان کی فروختگی کا اعلان بھی ہونے دیا ہے ؞

ان میں سے ایک فوٹو تو ایک ننگے سر نوجوان عورت کا ہے جو اپنے لبوں کی مسکراہٹ۔ آنکھوں کی شوخی اور ہاتھوں کے انداز سے دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے داد حسن طلب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ کمر تک کے حصہ جسم کی تصویر ہے۔ دوسری تصویر پورے قد کی ہے۔ اور ناظرین یہ سنکر تعجب کرینگے۔ کہ سر سے لیکر پاؤں تک ہندوستانی اور اس ہندوستانی لباس میں ملبوس ہے۔ جس کا شاید جرمنی میں کسی نے نام بھی نہ سنا ہوگا۔ یعنی بیل بوٹے دار ساڑھی میں۔ یہ لباس مہیا کرنے اور پھر پہنانے میں جس محنت و کوشش سے کام لیا گیا ہوگا۔ اس کے لئے مجھے کچھ نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ جسے اس خدمت کا فخر حاصل ہوا ہوگا۔ وہ اسے اپنی انتہائی خوش قسمتی اور اپنے لئے نہایت ہی مسرت اور راحت کا باعث سمجھتا ہوگا ؞

اگرچہ جرمنی میں ہندوستانی ساڑھی کا مہیا کرنا اور پھر ایک نوجوان عورت کو اور ایسی نوجوان عورت کو جس نے کبھی ساڑھی کی شکل بھی نہ دیکھی ہو۔ اور جس کے متعلق مولوی صدر الدین صاحب اپنے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے دوستوں کو یہ خوشخبری سنا چکے ہوں۔ کہ یہ خاتون "وجاہت و اعلیٰ درجہ کی شکل و صورت کی وارث ہیں" (پیغام - ۱۱ مئی ۳۴ء) اس کا پہنانا کسی معمولی دل گردہ والے انسان کا کام نہیں لیکن جب اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا جائے۔ کہ اس عورت کے پاؤں کے ناپ کی لمبی نوک کی طلے والی پنجابی جوتی بھی مہیا کی گئی۔ اور اس کے پاؤں میں پہنا کر اس کا فوٹو کھنچوایا گیا ہے۔ تو اس ذوق و شوق کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو اس فوٹو کے متعلق کسی کے دل میں چٹکیاں لیتا تھا۔ اور غالباً یہ اسی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی صدر الدین صاحب نے تنہا اس سے لطف اندوز ہونا اس کی قدردانی کے لئے کافی نہ سمجھ کر اپنے امیر اور دوسرے لوگوں کو بھی اس نظارہ بازی میں شرکت کا موقعہ دیا ہے ؞

میرا قیافہ اس "پیکر حسن" کے خط و خال اور چال ڈھال کے متعلق مجھے جو کچھ بتاتا ہے۔ اس کا اظہار میں مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ جس سرزمین سے اس کا تعلق ہے۔ وہاں جو باتیں تہذیب اور فیشن سمجھی جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں انہیں زبان پر لانا بھی سخت معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ ان تصویروں کی اشاعت سے ان کی کیا غرض ہے کیا اپنے احباب کے حلقہ کو وسیع کرنے کے لئے انہوں نے یہ مرغوب اور دلکش طریق اختیار کیا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے، ایک پیسہ سے تو بہرحال زیادہ ان تصویروں پر خرچ ہوا ہوگا۔ اسی لئے ایک فوٹو کی قیمت چار آنے رکھی گئی ہے۔ اور جب جناب مولوی صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ "اشاعت کے لئے ایک پیسہ ایک خزانہ ہے" تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ان تصویروں پر جو خرچ آیا ہو۔ اسے انہوں نے بے جا اور اسراف خیال کیا ہو۔ یقیناً انہوں نے اسے اشاعت اسلام کے خیال سے صرف کیا ہوگا۔ اشاعت اسلام کا یہ طریق انہیں مبارک ہو۔ جس میں ممکن ہے۔ وہ جلدی ہی اس قدر ترقی کر سکیں۔ کہ جس طرح اپنی جرمنی کی بہنوں کے نقش و نگار اور حسن و جمال سے اپنے ہندوستانی احباب کو لطف اندوز کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہندوستانی خواتین کو اہل جرمنی کے سامنے تصویروں کے ذریعہ بے نقاب کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ وہاں کے لوگ ان تصویروں سے وہی فائدہ اٹھا سکیں۔ جو جرمنی کی نوجوان عورتوں کی تصویروں سے غیر مبائع حضرات حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح طرفین کے تعلقات نہایت گہرے اور مستحکم ہو جائیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اس قسم کی تصویروں پر روپیہ صرف کرنا اسراف نہیں۔ بلکہ اشاعت اسلام کے لئے ضروری ہے۔ تو پھر ان تصویروں کو وہ کیونکر اسراف قرار دیتے ہیں۔ جو مخلص اور جان نثار خدام اپنے روحانی رہنما کی معیت میں بنوائیں۔

اگرچہ میں اس مقابلہ کو بھی احمدی احباب کے ان پاک جذبات کی ہتک سمجھتا ہوں۔ جو وہ اپنے آقا سے متعلق رکھتے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کو یہ بات سمجھانے کے لئے اس سے زیادہ کوئی آسان طریق بھی نہیں ہے۔ کہ ان کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ کو نفیسہ اور فاطمہ (یہ ان عورتوں کے نام ہیں جن کی تصویروں کا اوپر ذکر آ چکا ہے) کی تصویریں دیکھ کر جو لطف و سرور حاصل ہوا ہوگا۔ وہ اس مسرت اور فرحت سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ جو ہر ایک احمدی کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھ کر

حاصل ہوتا ہے۔ اور جب وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس شمع روحانیت کے ارد گرد کس ذوق شوق سے پروانے جمع ہیں۔ تو اسے ایسی ایمانی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے آپ محروم ہیں۔ اور آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپکے مختلف مقامات کے خدام کی تصویروں پر اعتراض کرنا اور اسے اسراف قرار دینا اسی محرومی کی وجہ سے ہے۔ آپ کو یہ تو معلوم ہے۔ کہ نوجوان عورتوں کے فوٹو دل و دماغ پر کیا اثر ڈالتے ہیں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کی شکل و صورت کی وارث" لڑکیوں کو بنا سنوار کر جو تصویریں بنوائی جائیں۔ وہ ناپاک جذبات کو کیونکر نشوونما دیتی ہیں۔ اس لئے آپ کے نزدیک وہ جائز اور ضروری ہیں۔ لیکن آپ یہ نہیں جانتے۔ کہ ایک مرید کو اپنے پیر سے اور ایک روحانیت کے پیاسے کو اپنے روحانی رہنما سے کس قدر محبت اور اخلاص ہوتا ہے۔ اور اسکی شبیہ اس کے مقدس اور پاک احساسات کے لئے کیا اثر رکھتی ہے۔ اسی لئے آپ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ مگر صحیح دماغ اور مذاق سلیم رکھنے والوں کے لئے آپکا اعتراض خود آپکی پردہ دری کا باعث ہے۔

پیغامی اور آریہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے متعلق پیغامیوں سے اتر کر آریوں نے مخالفت کا شور مچا رکھا ہے۔ اور صرف پرکاش کے ایک پرچہ ۲۴ اگست ۱۹۲۴ء میں آٹھ نوٹ اس کے خلاف شائع ہوئے۔

پیغامیوں اور آریوں کا اس بارے میں اتحاد عمل نہایت ہی عبرت انگیز اور سبق آموز ہے۔ لیکن جب احمدیت کا دعویٰ اگر یہ ہوا کہ ممالک یورپ میں سلسلہ کی عظمت اور شہرت پھیلنے میں رکاوٹ کا باعث بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو آریوں کی مخالفت پر کیا تعجب ہو سکتا ہے۔ جو سلسلہ کے ناکام اور شکست خوردہ دشمن ہونے کی وجہ سے ہمیشہ واویلا کرتے رہتے ہیں۔ انکے بیہودہ شور و شر کے جواب میں ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جس مذہب کے گھمنڈ پر وہ دوسروں کے منہ آتے رہتے ہیں۔ اسے کیوں گھر میں چھپائے بیٹھے ہیں۔ اگر ان کے پاس صداقت ہے۔ اور اپنے مذہب کو دنیا کے لئے قابل عمل سمجھتے ہیں۔ تو کیوں دنیا میں نہیں نکلتے۔ اور اسے پیش نہیں کرتے۔ ان کا گھر میں بیٹھ کر اس جری اور بہادر انسان پر اعتراض کرنا جو ساری دنیا میں اشاعت اسلام کی غرض سے نکلا ہے۔ ان کی باطل پرستی کا ثبوت ہے ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

موجودہ ایام کی تین خاص فرمہ داریاں

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ہند

فرمودہ ۲۲ر اگست ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اس وقت میں آپ لوگوں کے سامنے تین ذمہ داریوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ ذمہ داریاں ایسی ہیں۔ جن کا خیال رکھنا یوں تو ہمارے لئے ہر وقت ہی ضروری ہے۔ لیکن خصوصیت سے ان ایام میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ہم میں موجود نہیں۔ نہایت ضروری ہے۔ وہ تین امور جن کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ وہ کوئی نئے نہیں۔ بلکہ وہی امور اور وہی ذمہ داریاں ہیں۔ جن کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے خطبوں اور خطوں میں فرمایا ہے۔ میں انہی امور کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ولایت پہنچنا

اس وقت تک امید ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ولایت پہنچ چکے ہوں گے۔ اگرچہ آپ کے وہاں پہنچنے کا ابھی تک کوئی تار نہیں آیا۔ لیکن تاہم وہ تار جو ۷ ار تاریخ کو اٹلی سے آیا ہے۔ اس سے اندازہ کر کے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت آپ ولایت پہنچ چکے ہوں گے۔ اس وقت تک تار نہ پہنچنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جو تار دیا جاتا ہے۔ اس میں بمبئی لکھا جاتا ہے۔ اور بمبئی کے تار والے اس تار کو بذریعہ ڈاک ہماری طرف روانہ کرتے ہیں۔ اس لئے تار کے آنے میں دیر ہو جاتی ہے پچھلے تار بھی اسی وجہ سے دیر میں پہنچے۔ تو ۱۶ ار تاریخ کے تار سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ آپ اس وقت تک ولایت پہنچ چکے ہوں گے۔ اور آپ نے اس کام کو شروع کر دیا ہوگا۔ جسے سرانجام دینے کے لئے آپ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں۔

ہم کیونکر مدد کر سکتے ہیں

اس کام کی تکمیل اور اس میں مدد دینے کے لئے آپ کے بعض ساتھی بھی ہیں۔ جن کے لے جانے کی یہ غرض ہے۔ کہ کام میں سہولت پیدا ہو کر جلدی سرانجام دیا جا سکے۔ وہ دوست آپ کے اس کام کی تکمیل کرنے میں مددگار ہوں گے لیکن انہی کی طرح ہم بھی آپ کے مددگار بن سکتے ہیں۔ ہمارا مدد دینا اور مددگار بننا اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہم انکی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے۔ کہ وہ اپنے بندوں کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنی میں دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے پس اسوقت ہماری ایک ذمہ داری یہ ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے اس قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کے لحاظ سے اور انفرادی حیثیت سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو اور آپ کے ساتھیوں کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور ان کو ان کے مقصد میں کامیاب کرے۔

ضرورت دعا

یہ دعا ہم کو التزام کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ اور اس دعا میں اس وقت تک خاص طور پر باقاعدگی کرنی چاہیئے جب تک کہ آپ اور آپ کے ساتھی سفر میں ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے فرض کو سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ اگرچہ اشاعت اسلام کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر وقت دعا کی جائے۔ لیکن آج کل خصوصیت سے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بذاتہ خود تبلیغی سکیم تجویز کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو صحت و عافیت سے وہاں رکھے۔ اور واپس لائے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔

اس طرح متواتر دعاؤں کے کرنے سے ہم اس مبارک کام میں شریک ہو سکتے ہیں۔ پس ایک تو یہ دعا کی خاص ضرورت ہے۔ اور دوسری ضرورت یہ ہے۔ کہ آج کل ہیضہ پھیل رہا ہے۔ قادیان میں بھی کیس ہو چکے ہیں۔ یہ ایسی سخت بیماری ہے کہ چند گھنٹے ہی میں انسان کا کام تمام کر دیتی ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بہت بہت دعائیں کریں۔ اور صدقہ دیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس مرض سے بچائے۔

ہیضہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کشف

یہی مرض ایک دفعہ پہلے حضرت مسیح موعود کے وقت میں ہندوستان میں پڑا تھا۔ اس سے پہلے آپ نے کشف میں دیکھا تھا۔ کہ ایک نالی شرقاً غرباً بہت لمبی صدہا میل تک کھدی ہوئی ہے۔ اس کے اوپر بیشمار بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہر ایک بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہاتھ میں چھری لئے تیار بیٹھا ہے۔ اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے۔ گویا حکم کا انتظار ہے۔ میں اس وقت اس مقام پر ٹہل رہا ہوں۔ اور انکو دیکھ رہا ہوں۔ سو انکے نزدیک میں نے جا کر کہا۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

دَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ (یعنی تو کہدے ۔ میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے ۔ اگر تم دعا نہ کرو) یہ سن کر انہوں نے اسی وقت پھر یا پھیر دیں ۔ کہ حکم ہو گیا ۔ اس کشف کے بعد ہیضہ پھوٹ پڑا ۔ اب بس چونکہ اب بھی قادیان میں کیس ہوئے ہیں ۔ اسلئے ہماری جماعت کو بہت بہت دعائیں کرنی چاہئیں ۔ تا خدا تعالٰی اپنے فضل سے سب کو محفوظ رکھے ۔ تیسری ضرورت یہ ہے ۔ کہ روزانہ ڈاک میں مختلف مقامات کے لوگوں کے خطوط آتے ہیں ۔ کوئی لکھتا ہے میں مصائب میں مبتلا ہوں ۔ کوئی بے روزگاری کے متعلق لکھتا ہے ۔ کوئی مقدمہ میں کامیاب ہونے کے لئے لکھتا ہے ۔ پھر کئی ایسے ہیں جو مقروض ہیں ۔ کئی ایسے ہیں جو بیمار ہیں ۔ ان سب کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں ۔ کہ خدا تعالٰے بیماروں کو صحت دے ۔ قرضے والوں کے قرضے اتار دے ۔ بے روزگاروں کو روزگار دے ۔ مقدمہ والوں کو مقدمہ میں کامیابی دے ۔ اور مصائب والوں کے مصائب دور کرے ۔

نماز با جماعت کی تاکید

اب میں التزام کے ساتھ دعا کرنے کا طریق بتاتا ہوں ۔ جس پر عمل کرنے سے دعا میں باقاعدگی ہو سکتی ہے ۔ اور وہ نماز با جماعت ہے ۔ نماز با جماعت ادا کرنے سے دعاؤں کے لئے باقاعدہ موقعہ مل سکتا ہے لیکن بہت افسوس ہے ۔ کہ قادیان میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں جو نماز با جماعت ادا نہیں کرتے ۔ باہر کی جماعتیں اگر نماز با جماعت ادا نہ کریں ۔ تو وہ کسی حد تک معذور بھی جا سکتی ہیں ۔ کیونکہ وہ الگ الگ اور ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر رہتے ہیں اور جلدی اکٹھے نہیں ہو سکتے ۔ لیکن قادیان میں قریباً سب اکٹھے رہتے ہیں ۔ اور جو باہر دار الفضل میں رہتے ہیں ۔ ان کے لئے مسجد نور ہے ۔ وہ اس میں نماز با جماعت پڑھ سکتے ہیں ۔ اور شہر والوں کے لئے مسجد اقصٰے ۔ مسجد مبارک اور مسجد فضل تین مسجدیں ہیں مگر باوجود تین مسجدوں کے ہونے کے پھر بھی کئی ایسے ہیں ۔ جو نمازوں میں غفلت کرتے ہیں ۔ نماز کوئی معمولی حکم نہیں ۔ بلکہ اسلام کا ایک اہم فرض ہے ۔ اس کی طرف توجہ کرنی چاہئیے ۔ اور نماز با جماعت ادا کرنی چاہئیے ۔ یہی اصل حکم کا بجا لانا ہے ۔ ورنہ جو گھر میں نماز پڑھتا ہے ۔ وہ ایک ٹیکس ادا کرتا ہے ۔ اور معلوم ہوتا ہے ۔ کہ روحانی ترقی کی اس کے اندر خواہش نہیں ہوتی ۔ اور خدا تعالٰے کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی اس کے اندر تڑپ نہیں ہوتی ۔ تم خدا تعالٰے سے تعلق پیدا کرنے کی اپنے اندر تڑپ پیدا کرو ۔ اور نماز با جماعت ادا کرو ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ لوگ صبح اور عشاء کی نماز میں نہیں آتے ۔ ان کے متعلق میرا دل چاہتا ہے ۔ کہ اپنی جگہ نماز کے لئے کسی اور کو کھڑا کر جاؤں ۔ اور ایک گٹھا لکڑیوں کا لیجا کر ان کے گھروں کو ان کے سمیت آگ لگا دوں ۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ نماز با جماعت ادا کرنی کس قدر ضروری ہے ۔ تم احمدی ہو ۔ اور مہاجر ہو ۔ پھر تم نماز با جماعت میں سستی کرو ۔ تو کسقدر افسوس کی بات ہے تمہیں چاہئیے کہ نماز با جماعت ادا کرو ۔ اور دعائیں کرو ۔

امن سے رہو

دوسری ذمہ داری جس کی طرف میں آپ لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے ۔ کہ جھگڑوں فسادوں سے بچو ۔ عفو سے کام لو ۔ اگر ایک آدمی سختی کرے ۔ تو دوسرا برداشت کرے اور صبر سے کام لے ۔ جھگڑوں لڑائیوں کو بالکل دور کردو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی روانگی کے قبل خصوصیت سے اس امر کے متعلق نصیحت کی تھی ۔ اور کہا تھا ۔ کہ تنازعات سے بچو ۔ اور یہ بھی فرمایا تھا ۔ کہ اگر مجھے تمہارے جھگڑوں کی خبریں پہنچیں ۔ تو میں کام نہ کرسکوں گا ۔ اور کام میں خلل واقع ہو گا ۔

پس ہمارے لئے ضروری ہے ۔ کہ ہم جھگڑوں سے بچیں ۔ اور عفو سے کام لیں ۔ اور اخلاق فاضلہ اختیار کریں ۔ اور اس امر کی کوشش کریں ۔ کہ ہمارے جھگڑے مٹ جائیں ۔ کیونکہ جھگڑے برکتوں کو ضائع کر دیتے ہیں ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب لیلۃ القدر کے متعلق اطلاع دی گئی ۔ اور آپ خوشی سے باہر نکلے ۔ کہ صحابہ کو اس کی اطلاع دیں ۔ تو آپ نے دیکھا ۔ کہ دو آدمی لڑ رہے تھے ۔ آپ ان کا جھگڑا دیکھکر ایسی حالت ہوئی کہ آپ لیلۃ القدر کا معین وقت بھول گئے ۔ اور اس طرح لڑائی جھگڑے سے لیلۃ القدر کی برکت چھین لی گئی ۔

پس جھگڑے سے وہ برکتیں جو بحیثیت جماعت کے آتی ہیں ۔ دور ہو جاتی ہیں ۔ اسلئے تم اس بات کا خاص خیال رکھو ۔ اور برکات حاصل کرنے کے لئے جھگڑے نہ کرو ۔ پھر اسلئے بھی تنازعات سے بچو ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ہم میں موجود نہیں ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی میں بھی کہتا ہوں ۔ کہ مخالفین تم کو اگر تکلیف دیں ۔ تو اس پر صبر کرو ۔ اور ان سے جھگڑا نہ کرو ۔ یہی بات حضرت صاحب نے اپنے تار میں لکھی ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔ کہ خود تکلیف برداشت کر لو ۔ لیکن دوسروں کو تکلیف نہ دو ۔ ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو ۔ اور محبت اور پیار سے رہو ۔

مالی پہلو کو مضبوط کرنیکی ضرورت

تیسری ذمہ داری جسکی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ چندہ کی ذمہ داری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو چندہ کا خاص طور پر خیال ہے ۔ چنانچہ جو ہدایات حضور نے بھیجی ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے ۔ کہ ہر ہفتہ مالی حالت کی رپورٹ مجھے بھیجی جائے ۔ حضرت صاحب کو مالی حالت کا اس قدر خیال تھا ۔ کہ آپکا جانے سے پہلے یہ ارادہ تھا ۔ کہ آپ دس ہزار روپیہ سفر خرچ میں سے چھوڑ جائیں ۔ تا حضور کے جانے کے بعد سلسلہ کے کاموں میں تکلیف نہ ہو لیکن روپیہ کی کمی کی وجہ سے آپ ایسا نہ کر سکے ۔ غرضیکہ حضرت صاحب کو اس بات کا بہت فکر ہے ۔ اور اسی لئے حضور نے لکھا ہے ۔ کہ ہفتہ وار رپورٹ مالی حالت کی بھیجی جایا کرے ۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو اس قدر چندہ کا خیال ہے ۔ تو جماعت کو کس قدر اس کی طرف توجہ کرنی چاہئیے ۔ پھر چندہ خاص کے متعلق بھی توجہ کرنی چاہئیے ۔ حضور نے اپنے ایک خط میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ گورنمنٹ نائجیریا نے احمدیوں کو ایک قیمتی زمین دی ہے ۔ مگر شرط یہ ہے ۔ کہ ایک معین وقت تک اس پر عمارت بنالیں ۔ میں نے ان لوگوں کو سکول بنانے میں مدد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے ۔ اس لئے ان کو بھی رقم بھیجنی چاہئیے ۔ اس کے لئے بھی جماعت کو چندہ کی طرف توجہ کرنی چاہئیے ۔ تاکہ حضور کے اس وعدہ کو پورا کیا جاسکے ۔ پھر جلسہ گاہ کو بھی اس سال تیار کرنا ہے ۔ اسکے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے پھر مہمانخانہ کو بھی وسیع کرنا ہے ۔ اس کے لئے بھی روپیہ چاہئیے ۔ پس چندہ خاص کیطرف بھی توجہ کرنی چاہئیے ۔ جنہوں نے ابھی ادا نہیں کیا ۔ یا کچھ ادا کیا ہے ۔ اور کچھ رہتا ہے ۔ وہ ادا کریں ۔ اور ماہواری چندے بھی باقاعدہ ادا کئے جائیں ۔ تاکہ مشکلات پیش نہ آئیں ۔

امریکہ کے ایک نو مسلم کے خط کا اقتباس

مسٹر کلاڈ اڈیسن امریکہ کے ایک نو مسلم ہیں ۔ جن کا اسلامی نام احمد دین ہے ۔ وہ آجکل وسطی اور جنوبی امریکہ کو سیاحت کے واسطے تشریف لے گئے ہیں ۔ انکے ایک تازہ خط سے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے نام آیا تھوڑا سا اقتباس درج کیا جاتا ہے ۔ لکھتے ہیں ۔ کہ مجھے حضور کا عنایت نامہ ملا ۔ اور حضور کی نصائح کے سبب سے نہایت ہی شکر گزار ہوں ۔ اور امید ہے کہ خدا تعالٰی کے فضل سے حضور اقدس کے احکام کے ماتحت نہ صرف خود ہی سچی اسلامی زندگی بسر کرونگا ۔ بلکہ جہانتک ممکن ہو سکے ۔ اور وں کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر لانیکی کوشش کرتا رہونگا ۔ اس سفر میں میرا خاص مقصد یہ ہے ۔ کہ ان ہزارہا انسانوں کو جو اس ملک میں عیسائی پادریوں کے زیر اثر گمراہ ہو کر تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ روشنی کی طرف لاؤں ۔ میں خدا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حالات سفر

عدن سے پورٹ سعید تک

جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے ۲۹ جولائی کو پورٹ سعید سے جو خط روانہ کیا۔ اس کے ضروری اقتباس احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

عدن میں ورود جہاز سے اتر کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک موٹر کے ذریعہ عدن چھاؤنی سے عدن شہر تشریف لے گئے۔ خرید و فروخت کے مقامات پر ننگ دھڑنگ سیاہ فام گھنگریالے بالوں والے لڑکے اپنی اپنی زنبیل لئے موجود رہتے ہیں۔ تاکہ مسافر اگر کوئی سامان خریدے۔ تو اسے موٹر وغیرہ تک پہنچا دیں۔ اس طرح ان کو کچھ مل جاتا ہے۔ جب حضور کا موٹر ایک مارکیٹ کے دروازہ پر پہنچا۔ تو بیسیوں ایسے لڑکے حضور کے گرد جمع ہو گئے۔ حضور نے دو تین کو ساتھ لے لیا۔ اور ان کی خاطر کچھ پھل خریدے۔ جن کو وہ اٹھا کر مزدوری کے حقدار ہوئے۔ حضور نے مزدوری کے علاوہ بطور خیرات بھی انہیں دیا۔ جس کی وجہ سے اور لڑکے بھی اکٹھے ہو گئے۔ بعض نے حضور کے ہاتھ پکڑ لئے۔ بعض نے کپڑے کھینچے۔ حضور نے دوسرے لڑکوں کو بھی خیرات دی۔

قصبہ شیخ سلیمان شہر کو دیکھ کر حضور شیخ سلیمان قصبہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جو عدن سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مگر موٹر ڈرائیور نے راستہ میں کسی اور آبادی کو کہہ دیا۔ کہ یہ شیخ سلیمان ہے۔ گو حضور نے سمجھ لیا۔ کہ یہ وہ مقام نہیں۔ کیونکہ حضور نے جو حالات شیخ سلیمان کے متعلق مطالعہ فرمائے تھے۔ وہ اس جگہ موجود نہ تھے۔ مگر چونکہ واپسی کے واسطے جلدی تھی۔ اور وہ خاص مقام ابھی اس جگہ سے قریب آٹھ میل اور دور تھا۔ اسلئے حضور نے واپسی کا ارادہ فرمالیا۔ اور وہاں سے سیدھے جہاز میں تشریف لے آئے۔

بندرگاہ عدن عدن کا بندر سمندر کے کنارے ایک بالکل خشک اور ننگی پہاڑیوں کے دامن میں واقع ہے۔ اور قصبہ عدن بندر سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ موٹر اور موٹر لاریوں کے استعمال کی یہاں بہت ہی کثرت ہے۔ بالکل معمولی بازار ہیں۔ جن میں اکثر یہودی اور پارسی تاجر ہیں۔ مسلمان بھی ہیں۔ مگر کم۔ مسلمانوں کی حالت گری ہوئی ہے۔ اکثر مزدوری پیشہ اور چھوٹے درجہ کے نظر آتے ہیں۔ کھجور مختلف اقسام۔ تربوز۔ انار۔ اور بادام سبزیاں عام طور پر ملتے ہیں۔ عدن کے قصبہ میں موٹروں پر جاتے اور آتے ہوئے ہوا کی تیزی کی وجہ سے موٹی ریت یا باریک کنکروں کی بوچھاڑ پڑتی تھی۔

عدن کے احمدی عدن کے احمدی دوستوں میں سے صرف ایک صاحب ڈاکٹر جلال الدین صاحب کا پتہ حضرت صاحب کو یاد تھا۔ ان کے پتہ پر تار دیا گیا۔ مگر وہ تار اس ریمارک کے ساتھ واپس آگیا۔ کہ ڈاکٹر جلال الدین ہندوستان چلے گئے ہیں۔ لہٰذا اور دوستوں کو پتہ نہ ملا۔ کہ حضور عدن میں تشریف فرما ہیں۔ نہ ہمیں ان میں سے کسی کا پتہ تھا۔ بعض فوجی آدمیوں سے کسی احمدی دوست کا پتہ لینے کی بھی کوشش کی گئی۔ مگر لاحاصل۔ کوئی احمدی دوست نہ ملے۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اور ان دوستوں کو بھی ہوگا۔

عدن سے روانگی ہمارا جہاز عدن سے روانہ ہو چکا ہے۔ اور جلدی جلدی عدن کی پہاڑیاں جو ہمارے سامنے تھیں۔ نظروں سے اوجھل ہوتی جا رہی ہیں اور آنکھیں اس جان عالم کے وطن کی سرزمین کے کنارہ کو اوجھل ہوتے دیکھ کر آنسو بہا رہی ہیں۔ گو ایک بار اور امید ہے۔ کہ جدہ کی پہاڑیاں نظر آئینگی۔ یعنی واپسی پر۔ اسی لئے حضور نے فرمایا ہے۔ کہ پھر ایک مرتبہ دعا کریں گے۔ انشاء اللہ۔

مشرق کی طرف منہ کر کے نماز ۲۳ جولائی کو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے خود کھڑے ہو کر پڑھائیں۔ اب چونکہ قبلہ جانب مشرق و شمال ہو گیا ہے۔ لہٰذا آج شام و عشاء کی نمازیں رخ بدل کرادا کی گئیں۔

عربی اور انگریزی میں گفتگو حضور نے عربی اور انگریزی میں کلام جاری رکھنے کا عدن سے روانگی پر پھر حکم صادر فرما دیا۔ چنانچہ اسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اب سوائے ان دو زبانوں کے اور زبان میں کلام نہیں کیا جاتا۔

شکریہ کی چٹھی ۲۴ جولائی کو حضور نے جہاز کے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافروں کو دعوت طعام دی۔ اور پلاؤ پکوا کر کھلایا۔ جس پر تمام مسافروں نے متفقہ شکریہ کی چٹھی چھپوا کر حضور کی خدمت میں بھیجی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی انگریزی میں گفتگو کھانا حضور میس (mess) میں کھاتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی انگریزی گفتگو میں شریک ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ واپسی تک زبان انگریزی بھی فصیح ہو جائیگی۔

جدہ کے سامنے دعا ۲۵ جولائی کو حضرت صاحب رات کے گیارہ بجے تک اسلئے جاگتے رہے۔ کہ اسوقت جہاز کے جدہ کے بالمقابل پہنچنے کا اندازہ تھا۔ اسوقت حضور نے دو رکعت نماز لمبی با جماعت بلند قرأت سے پڑھائی۔ اور دعائیں کی گئیں۔ اللہ کریم ان سب دعاؤں کو ترقی اسلام اور ہماری انفرادی و قومی اصلاح و ترقیات کی صورت میں قبول فرمائے۔ فتوحات اسلامیہ کا نظارہ دکھائے۔ اور دنیا کی آنکھیں کھولے۔ کہ وہ اس حق و راستی کو قبول کرے۔

جنوب مشرق کی طرف نماز ۲۶ جولائی کو حضور نے جب ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ تو قبلہ کا رخ جنوب مشرق کا کونہ تھا۔

پردہ کے متعلق اٹالین ڈاکٹر کی رائے نماز کے بعد حضور نے اٹالین ڈاکٹر کو تبلیغ کی اس نے کہا۔ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ عورت کو پردہ کرنا چاہیئے۔ میں اس طریق یورپ کے خلاف ہوں۔ کہ عورتیں اسطرح آزاد رہیں۔ وہ عورتیں گھر میں تو میلی کچیلی رہتی ہیں۔ لیکن جب باہر جاتی ہیں۔ تو بن سنور کر نکلتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا بناؤ سنگار اپنے خاوندوں کیلئے نہیں۔ بلکہ دوسروں کی خاطر ہوتا ہے۔ جب ایک عورت میری ہے۔ تو وہ صرف میرے واسطے ہونی چاہیئے دوسروں کا اسکو دیکھنا ٹھیک نہیں۔

ساتھیوں کی کارگزاری کی رپورٹ حضور نے شام کی نماز سے پہلے ایک ایک کر کے سب سے پوچھا۔ کہ آپ نے کیا کام کیا۔ سب کی رپورٹیں لیں۔ اور آئندہ روزانہ کارگزاری کی رپورٹ دینے کا حکم دیا۔

ذمہ واری کا راز ۲۷ جولائی کو "ذمہ واری" پر حضور نے نہایت لطیف تقریر فرمائی۔ فرمایا۔ یورپ کی ترقی کا راز ہی ذمہ داری کی شناخت میں ہے۔ ہمارے ہندوستانی بلکہ میں افسوس سے کہوں گا۔ کہ احمدی بھی اس راز کو نہیں سمجھے۔ ایک انگریز جرنیل جسطرح سے فتوحات پر عزت کے خطابات اور انعامات کو خوشی سے قبول کریگا۔ اسی طرح سے ناکامی یا غلطی کا خمیازہ اور سزا بھگتنے کیلئے بھی تیار رہے گا۔ ایسے موقعہ پر وہ کہتا ہے۔ مجھے گولی سے اڑا دو۔ کیونکہ اس سے مجھے بڑھنے کا بھی موقع ملیگا۔ پھر صحابہ کی ایسی مثالیں بیان کیں۔ انکے کارنامے اور فتوحات کا بھی ذکر کیا۔ اور بعض جن کو سزائیں دی گئی تھیں۔ ان کا بھی ذکر فرمایا۔

کوہ طور ۲۷ جولائی کو عصر کی نماز کے بعد وہ سلسلہ کوہ بھی سامنے آیا جس پر حضرت موسیٰؑ کا طور سینا ہے۔ اور جبل موسیٰ کے نام سے موسوم ہے۔ حضور نے اس سلسلہ کوہ کے بعض حصص کا فوٹو لیا۔

نہر سویز کا نظارہ ۲۸ جولائی کو ہم نہر سویز میں داخل ہوئے کنال کے دفاتر کا منظر اور سمندر میں سے

شہر کا نظارہ اور آب رسانی کے چاہات نہایت ہی خوش کن اور فرحت افزا مقام ہیں۔ ہمارا جہاز دفاتر کنال کے ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا۔ ادہر جہاز اور دفاتر کی خوبصورت عمارات کا بہت ہی اچھا نظارہ تھا۔ اکثر حصہ مسافروں کا اس نظارہ کی سیر کو رہا تھا تھوڑی دور آگے چل کر نہر سویز آ گئی۔ جو بمشکل دو سو فٹ چوڑی ہو گی۔ گہرائی کا پتہ نہیں۔ مگر اندازاً ۳۰ فٹ ہو گی۔

اٹالین ڈاکٹر کی ناامیدی اٹالین ڈاکٹر بیچارہ بڑے شوق اور امید سے آیا کرتا تھا۔ اور یقین رکھتا۔ کہ حضرت صاحب اسکی سوسائٹی میں شامل ہو جائینگے۔ مگر اب بالکل مایوس ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ لوگ بڑے سنجیدہ اور متین ہیں۔ میں آپ کو اپنے ساتھ شامل نہیں کر سکتا۔ جنگ کے بعد لوگوں نے غم اور حزن کو دور کرنے کے واسطے کئی قسم کی کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں ان میں سے ایک اکٹی نام سے موسوم ہے۔ یہ ڈاکٹر اس کا پریزیڈنٹ ہے۔ جسمیں خوش رہنے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ ایک دوسرے کو ملتے وقت ایک ہاتھ اسطرح اٹھاتے ہیں۔ جس طرح سے کوئی سامنے سے آتی گاڑی کو روکنے کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سب سے بڑی طاقت اسی ہاتھ میں ہے۔ چلتی گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ہاتھ کو کھڑا کر کے جنگ جاری رکھی تھی۔ اور جب ہاتھ کمزور ہو کر گرنے لگا۔ تو شکست ہونی شروع ہو گئی۔ جس پر دو آدمیوں نے ہاتھ کو تھاما۔ تب جا کر ہاتھ کھڑا ہوا۔ اور لڑائی فتح ہوئی۔ وغیرہ وغیرہ۔

اٹالین ڈاکٹر کو تحریر حضرت صاحب نے اس کی درخواست پر اسے ایک تحریر لکھ دی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ ہم مایوسی کے دشمن ہیں۔ مگر ہم زندگی کو صرف ہنسی اور کھیل کے لئے بھی بنانا نہیں چاہتے۔ ہاں اعتدال کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ہم لوگ وقار اور وضعداری سے رہنا چاہتے ہیں۔ اور مذہبی زندگی کے ساتھ ہی خوش ہیں۔ ہماری ساری خوشی خدا میں ہے۔ اور اسی لئے ہم ہمیشہ خوش ہیں۔ اگر آپ مذکورہ بالا امور کو اپنے قواعد میں داخل کر لیں۔ تو ہم اکٹی بن جائیں گے۔ ورنہ ہم ہرگز اکٹی نہیں۔ ہم شراب نہیں پیتے۔ اگر ہمیں شراب کے خلاف اپنے ممبروں میں وعظ کرنے کی اجازت دو۔ تو ہم اکٹی ہو جائیں گے۔ ورنہ ہم بالکل اکٹی نہیں۔ کوئی طلسم ہمارے نزدیک نہیں۔ کوئی تصویر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ کی نہیں ہے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ہم مذہبی آدمی ہیں۔ ہم ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ ہم لوگ وقار رکھنے والے ہیں۔ ہاتھ کا اٹھانا وقار کے خلاف ہے ؛

پورٹ سعید پہنچنا ۲۸ر جولائی کو نہر سویز میں کوئی جہاز نہ تھا۔ اور حسن اتفاق سے ہمارا ہی جہاز تھا۔ اسلئے کوئی روک پیدا نہ ہوئی۔ اور جہاز ہمارا جلدی جلدی سویز سے پار ہو گیا۔ اور آٹھ بجے سے بھی پہلے پورٹ سعید کے پانیوں میں آن کھڑا ہوا۔ یہاں فوراً قلی چلتے جہاز میں داخل ہو گئے۔ اور سامان اتارنے اور مکان پر پہنچانے کے لئے مسافروں سے بات چیت کرنے لگ گئے۔ ہم لوگ چونکہ اس ملک کے حالات سے واقف نہ تھے۔ ہمیں ضرور کوئی تکلیف ہوتی یا دیر لگتی۔ مگر ٹامس کک کے آدمی آن پہنچے جن سے بات چیت کرنے میں شیخ محمود احمد نے بڑی ہوشیاری دکھائی۔ سامان گن کر ان لوگوں کے حوالہ کر دیا۔ اور وہ تمام سامان جہاز پر سے رسوں کے ذریعہ سے قلیوں نے فوراً نیچے کھڑی کشتی میں بھر کر بھوپارہ کی طرف روانہ کر دیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دوسروں کا انتظار کرتے رہے اور جہاز کے افسر حضور سے الوداعی سلام عرض کرتے رہے۔ ایک بنگالی تاجر جو کہ ہائیکلوں کا بڑا تاجر ہے۔ اور فرسٹ کلاس کا مسافر تھا۔ حضور کے ساتھ میز پر بیٹھا کرتا تھا۔ آخری دنوں میں حضرت صاحب کو اسکے ساتھ بہت انس ہو گیا۔ اور حضور نے جہاز کے سفر کی آخری گھڑیاں اس سے بات چیت کرنے میں صرف کیں۔ حضور نے اس کو بہت تبلیغ کی۔ اور اللہ کے حوالے کیا۔

نہر سویز کی خوبصورتی نہر سویز کو بہت ہی خوبصورت بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حتیٰ کہ بعض مقامات ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ گویا کسی بڑے شہر کی مال روڈ ہے۔ جس پر جہاز گذر رہا ہے۔ خصوصاً پورٹ سعید کے قریب کے کنارے تو بہت ہی خوبصورت ہیں۔

پورٹ سعید کا ذکر پورٹ سعید میں موسم زیادہ گرم نہیں۔ رات کو مکان کے اندر کے کمروں میں سوئے رہے۔ بازار اور سڑکیں نہایت باقاعدہ اور صاف ہیں۔ دکانیں بڑی خوبصورت اور سلیقہ سے سجائی ہوئی۔ عمارات بہت ہی شاندار اور خوبصورت وضع کی صاف اور ستھری۔ موٹر اور ٹمٹم کا عام رواج ہے۔ ٹرام بھی مجروں سے اندرونی بازاروں میں چلتے ہیں۔ بار روم جہاں لوگ کثرت سے بیٹھے رہتے ہیں) بکثرت ہیں۔ چاء اور شراب وغیرہ کی دکانیں بہت گرم رہتی ہیں۔ عورتیں سیاہ لباس میں ایک حد تک پردہ کئے ہوئے بازاروں میں پھرتی چلتی پھرتی نظر آتی ہیں ؛

ہوٹل جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے ہیں۔ فی کس رات رہنے کا خرچ ۵ شلنگ ہے۔ میں نے رات حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور اگر اجازت ہو۔ تو سامان ابھی سٹیشن پر پہنچا جائے۔ مگر حضور نے پسند نہ فرمایا۔ اور فرمایا۔ وہاں سامان کی حفاظت کا انتظام نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ علاقہ ہمارے ملک کی طرح نہیں ہے۔

ابھی ابھی اس ہوٹل سے حضرت میاں شریف احمد صاحب کا ایک بٹوا جسمیں ۱۶۵ کے نوٹ تھے۔ گم ہو گیا۔ ایک شخص دروازہ پر بیٹھا تھا۔ اور حضرت میاں صاحب نے بٹوا ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھا۔ غالباً اس نے تاڑ لیا۔ حضرت میاں صاحب حضرت صاحب کے کمرہ میں تشریف لائے۔ واپس لوٹ کر گئے۔ تو وہ بٹوا ندارد جس کی تحقیق جاری ہے۔ اور تلاش ہو رہی ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی چٹھی

قبل ازیں ۸ر جولائی تک کے حالات لکھ کر عدن سے روانہ کر چکا ہوں اسکے بعد کے حالات بوجہ کمزوری طبیعت لکھنے کی زیادہ ہمت نہ پڑی اسوقت سویز کنال میں سے گذر رہے ہیں۔ اور راستہ میں سینا پہاڑ کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اور ابھی وہ لیک (جھیل) بھی دیکھی ہے۔ جسکے اور سمندر کے درمیان بیچوں بیچ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر گذرے تھے۔

عدن کے بعد حضرت صاحب کی طبیعت اور سارے خادموں کی طبیعت اچھی ہو گئی۔ یعنی قے اور متلی وغیرہ نہ ہوتی۔ پہلے بیٹھ کر نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ اب کھڑے ہو کر ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاز اس قسم کا ملا۔ کہ سارے قافلہ کو ایک جگہ جمع ہو کر نماز ادا کرنے کا موقع مل جاتا۔ حضرت صاحب کی طبیعت بالکل صاف نہیں ہوئی۔ تھوڑی سی حرارت ہو جاتی رہی ہے۔ طبیعت کی خرابی کے دنوں میں میں دوائی تو دیتا تھا۔ مگر بوجہ حضور کی اس خواہش کے کہ طبیعت جلدی صاف ہو۔ تو کام شروع کر دوں جب ایک دو دن میں آرام نہ ہوا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ تم توجہ سے علاج نہیں کرتے۔ چند دن گذرے حضرت اقدس نے خواب دیکھی۔ کہ حضرت صاحب اور آپ دو میر محمد اسمٰعیل صاحب پورٹ سعید پہنچے ہیں۔ حضرت نے شروع سے ہی احباب کو اس بات کی تاکید کی ہے۔ کہ یہ سفر سفر نہیں۔ بلکہ محنت کشی کا کام ہے۔ اسلئے ہر ایک ساتھی خاص طور پر محنت سے کام لے۔ دعائیں کرے۔ تبلیغ کرے۔ پھر سخت تاکیدی حکم حضور کی طرف سے ملا۔ کہ جاؤ ایک ایک آدمی ایک ایک مسافر کو لیلے۔ پرسوں عجیب نقشہ جہاز پر ہے۔ حافظ صاحب ہندوؤں کو پکڑے بیٹھے ہیں شیخ مصری ہندوؤں کو۔ حضرت صاحب فرسٹ کلاس کے مسافروں کو۔ تیسرے حصہ میں جہاز کا ڈاکٹر جو اٹلی کا ہے۔ آیا ہے۔ ہم انہیں تبلیغ کر رہے ہیں۔ (یہ ۲۸ر جولائی کا خط ہے۔ جو پورٹ سعید سے ڈاک میں ڈالا گیا)

دبا ہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا